امور عالم اسلام

محمود احمد غازی

انڈونیشیا :

انڈونیشی حکومت نے یہاں منعقد ہونے والی عیسائی کلیساؤں کی بین الاقوامی کانفرنس پر پابندی عائد کر دی ہے۔ یہ کانفرنس آئندہ سال (۱۹۷۰ میں) منعقد ہونے والی تھی اور اس میں دنیا بھر کی عیسائی مذھبی تنظیموں اور کلیساؤں کے نمائندوں اور پادریوں کو شرکت کرنا تھی۔ اس کانفرس کے انعقاد کی خبروں سے عالم اسلام میں شدید تشویش پیدا ہو رھی تھی۔ انڈونیشیا میں گذشتہ چند سالوں سے بڑھتی ہوئی عیسائی تبلیغی سرگرمیوں کے پیش نظر خدشہ تھا کہ اگر یہ کانفرنس یہاں منعقد ہوگئی تو انڈونیشی معاشرہ پر اور خصوصاً یہاں کے نوجوانوں پر بہت دور رس اور تباہ کن نفسیاتی اور معاشرتی اثرات مرتب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ انڈونیشی حکومت نے اس خطرہ کا پہلے ھی اندازہ کرکے اس کا سدباب کر دیا۔ ہم اس اقدام پر انڈونیشی حکومت کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

بلجیم :

مذھب و امن و سلامتی کی دوسری بین الاقوامی کانفرنس یہاں منعقد ہوئی جس میں دنیا کے بہت سے مذاھب کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کے رکن اساسی اور آسٹریا کے مسلم رہنما جناب ڈاکٹر اسماعیل بالک کی کوششوں سے کانفرنس نے ایک قرارداد بھی منظور کی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ اسلام کو یورپ کے تمام ممالک میں قانونی اور ریاستی سطح پر تسلیم شدہ مذھب قرار دیا جائے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف ذاتی طور پر اس بات کے لئے

بھی کوشاں ہیں کہ اسلام کو آسٹریا میں ایک سرکاری طور پر تسلیم شدہ مذہب قرار دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ کوششیں کامیابی کے آخری مراحل میں ہیں۔

بیت المقدس :

آئندہ ماہ نومبر میں عالمی صیہونی تنظیم کے زیر اہتمام یہاں ایک بین الاقوامی یہودی کانفرنس کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ اس کانفرنس میں یورپ، امریکہ وغیرہ سے تقریباً ایک ہزار یہودی مندوبین شرکت کریں گے۔ کانفرنس کے شرکاء اسرائیل میں مقیم یہودیوں کی پیشہ ورانہ تنظیموں کے اراکین، اقتصادی اداروں اور وکلاء اور طلباء کے نمائندوں سے بھی ملاقاتیں کریں گے۔ ہماری رائے میں بیت المقدس میں اس کانفرنس کا انعقاد قدس کی تہوید (Judaistion) کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس کا مقصد بیت المقدس کی اسلامی حیثیتوں کو ختم کرکے اس کو ایک خالص یہودی شہر بنانا ہے۔

ترکی:

انقرہ کے متعدد اخبارات نے حکومت ترکی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ عظیم اسلامی اور تاریخی یادگار جامع ایاصوفیا کو دوبارہ مسجد میں تبدیل کردے اور وہاں خدائے وحدہ لا شریک کا کلمہ بلند کرنے اور اس کے حضور فرزندان توحید کو ناصیہ فرسائی کی اجازت دیدے۔ ایاصوفیا کو سلطان محمد الفاتح نے ۱۴۵۳ء میں فتح قسطنطنیہ کے موقع پر مسجد قرار دے دیا تھا۔ اس وقت سے یہ مسجد اسلامی شان و شکوہ اور عظمت و شوکت کی ایک یادگار شمار کی جاتی تھی۔ کمالی دور میں اس مسجد کی دینی حیثیت ختم کرکے اس کو میوزیم میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اب ترک مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ اس کو دوبارہ مسجد قرار دے کر اس میں تمام اسلامی مراسم عبادت ادا کرنے کی اجازت دی جائے۔ ہم اس جائز اور اسلامی مطالبہ میں پوری طرح اپنے ترک بھائیوں

کے ساتھ ہیں اور حکومت ترکی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس اسلامی مطالبہ کو عملی جامہ پہنا کر دنیا بھر کے مسلمانوں کی اس دلی اور دیرینہ آرزو کو پورا کردے۔

چیکوسلواکیہ :

دارالحکومت پراگ میں ایک اسلامی مرکز کا قیام زیر غور ہے۔ اس مرکز میں ایک بڑی مسجد، ایک اسلامی کتب خانہ اور عربی زبان سکھانے کا ایک مدرسہ شامل ہوگا۔ اس منصوبہ کی تکمیل میں تمام اسلامی ممالک کی حکومتیں حصہ لیں گی۔ یاد رہے کہ چیکوسلواکیہ میں کئی لاکھ مسلمان آباد ہیں۔ بلاشبہ یہ اسلامی مرکز ان میں اسلامی تعلیمات کو عام کرنے اور ان میں ملی احساسات و جذبات کو بیدار کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوگا۔

سعودی عرب :

جامعہ ریاض نے ایک بین الاقوامی اسلامی کانفرنس برائے سائنس و ٹکنالوجی کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کانفرنس آئندہ ہجری سال کے ماہ ربیع الاول میں منعقد ہوگی۔ یہ کانفرنس غالباً اپنی نوع کی پہلی کانفرنس ہوگی۔ اس میں پوری اسلامی دنیا کے انجینئرنگ کالجوں، صنعتی اداروں، سائنسی تعلیم و تحقیق کے مراکز اور دوسرے متعلقہ سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کے نمائندے شرکت کریں گے۔ اس موقع پر عالم اسلام میں سائنسی اور فنی ترقیات اور اس ضمن میں وسیع تر فنی اور سائنسی تعاون کی صورتوں اور امکانات پر غور کیا جائے گا۔ ہم تہہ دل سے اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہیں۔